حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے خطبے سے اقتباس

<"xml encoding="UTF-8?>

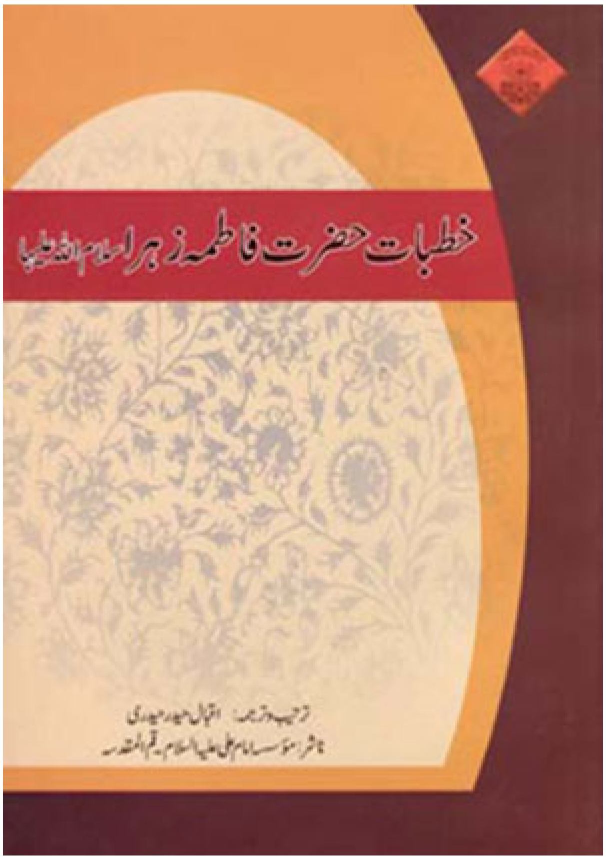

حضرت فاطمہ زھرا سلام اللہ علیہا کا مسجد نبوی میں تاریخ ساز خطبہ جسے شیعہ وسنی دونوں فریقوں نے متعدد طریقوں سے نقل کیا ہے اس کا ایک حصہ پیش خدمت ہے آپ علیہا السلام مجمع عام سے مخاطب ہوکر فرما رہی ہے:

تم خدا کے بندے ،امرونھی کے پرچم دار اور دین اسلام کے عھدہ دار ہو، اور تم اپنے نفسوں پر اللہ کے امین ہو ، تم ہی لوگوںکے ذریعہ دوسری قوم تک دین اسلام پھونچ رہا ہے،تم نے گویا یہ سمجھ لیا ہے کہ تم ان صفات کے حقدارہو،اور کیا اس سلسلہ میں خدا سے تمھارا کوئی عھد وپیمان ہے؟

حالانکہ ہم بقیة اللہ اور قرآن ناطق ہیں وہ کتاب خدا جو صادق اور چمکتا ہوا نور ہے جس کی بصیرت روشن ومنور اوراس کے اسرار ظاھر ہےں، اس کے پیرو کارسعادت مندھیں،اس کی پیروی کرنا ،انسان کوجنت کی طرف ھدایت کرتاھے ،اس کی باتوں کوسننا وسیلہ نجات ہے اوراس کے بابرکت وجودسے خدا کی نورانی حجتوں تک رسائی کی جاسکتی ہیں اس کے وسیلہ سے واجبات ومحرمات، مستحبات ومباھات اورقوانین شریعت حاصل ہو سکتے ہیں۔

خدا وندعالم نے تمھارے لئے ایمان کو شرک سے پاک ہونے کا وسیلہ قرار دیا، نمازکو تکبر سے بچنے کے لئے،زکوة کووسعت رزق اورتزکیہ نفس کے لئے، روزہ کواخلاص کے لئے،حج کودین کی بنیادیں استوار کرنے کے لئے، عدالت

کونظم زندگی اور دلوںکے آپس میں ملانے کے لئے سبب قرار دیا ہے۔

وذلاً لاهل الکفر والنفاق والصبر معونة علی استیجاب الاجر، والامر بالمعروف والنهی عن المنکر مصلحة للعامّة، وبرّ الوالدین وقایةً من السخط ،وصلةالارحام منسأة فی العمر ومنماة للعدد والقصاص حقناً للدماء والوفاء بالنذر تعریضا للمغفرة،وتوفیةالمکاییل والموازین تغیراً للبخس ،والنهی عن شرب الخمرتنزیهاًعن الرجس، واجتناب القذف حجاباعن اللعنة وترک السرقةایجاباًللعفةوحرم اللّٰه الشرک اخلاصا له بالربوبیة

(فاتقوا اللّٰه حق تقاته ولاتمو تن الاّ وانْتم مسلمون) (١)

واطیعوااللّٰه فیما امرکم به ونها کم عنه

(انمایخشی اللّٰه من عباده العلماء) (٢)

ثم قالت : ایهاالناس اعلموا انّی فاطمة، وابی محمد (صلی اللّٰه علیه وآله وسلم) اقول عوداً وبدواً أولا اقول مااقول غلطا،ولاافعلماافعل شططا ۔

اورہم اری اطاعت کو نظم ملت اور ہماری امامت کوتفرقہ اندازی سے دوری، جہاد کو عزتِ اسلام اور کفار کی ذلت کاسبب قرر دیا،اور صبر کو ثواب کے لئے مددگارمقرر کیا،امر بالمعروف و نہی عن المنکرعمومی مصلحت کے لئے اور والدین کے ساتھ نیکی کو غضب سے بچنے کا ذریعہ اورصلہ رحم کو تاخیر موت کاوسیلہ قراردیا ،قصاص اس لئے رکھا تاکہ کسی کوناحق قتل نہ کرونیزنذر کوپوراکرنے کوگناہ گاروں کی بخشش کاسبب قرار دیا اورپلیدی اورپست حرکتوں سے محفوظ رہنے کے لئے شراب خوری کوحرام کیا،زنا کی نسبت دینے سے اجتناب کو لعنت سے بچنے کا ذریعہ بنایا ،چوری نہ کرنے کوعزت وعفت کا ذریعہ قرار دیا، خدا کے ساتھ شرک کوحرام قرار دیا تاکہ اس کی ربو بیت کے بارے میں اخلاص باقی رہے۔

”اے لوگو! تقویٰ وپرہیز گاری کواپناؤ اور تمھارا خاتمہ اسلام پر ہو“

اوراسلام کی حفاظت کروخدا کے اوامرونواہی کی اطاعت کرو۔

”اورخدا سے صرف علماء ڈرتے ہیں ۔“

اس کے بعد جناب فاطمہ زہرا نے فرمایا:

اے لوگو! جان لو میں فاطمہ ہوں، میرے باپ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تھے، میری پہلی اور آخری بات یھی ہے ،جو میں کہہ رھی ہوں وہ غلط نہیں ہے اور جو میں انجام دیتی ہوں بے ہودہ نہیں ہے۔

(لقدجائکم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حر یص علیکم بالمومنین روف رحیم) (۳)

فانْ تَعزُوهُ وتعرفوه تَجدوه ابی دون نسائکم،واخاابن عمّی دون رجالکم ولنعم المعزیُّ الیه صلی اللّٰہ علیه و آله وسلم

فبلّغ الرّسالةصادعاًبالنّذارةِ ،مائلاًعن مدرجةالمشرکین ضارباثبجهم، آخذاًباٴ کظامهمْ داعیاًالی سَبیلِ ربّه بالحکمة والموعظة الحسنة یجفّ الاصنام وینکث الهام حتیٰ انهزم الجمع وولّواالدّبر حتی تفرّی اللیل عن صبحه واَسفر الحقّ عن محضه و نطق زعیم الدین وخرست شقاشق الشّیاطین وطاح وشیظ النّفاق وانحلّت عقد الکفر والشّقاق وفهتم بکلمة الاخلاص و فی نفر من البیض الخماص

وکنتم علی شفا حفرة من النّار مذقة الشارب و نُهزة الطّامعٍ وقبسةالعجلان و موطیٴ الاقدام تَشربون الطَّرق وتقتاتون القدّ اَذلّةًخاسیٴن تخافون ان یتخطّفکم النّاس من حولکم

”خدانے تم ہی میں سے پیغمبر کو بھیجا تمھاری تکلیف سے انھیں تکلیف ہوتی تھی وہ تم سے محبت کرتے تھے اورمومنین کے حق میں دل سوز وغفوررحیم تھے۔“

وہ پیغمبر میرے باپ تھے نہ کہ تمھاری عورتوں کے باپ،میرے شوھر کے چچازاد بھائی تھے نہ کہ تمھارے مردوںکے بھائی،اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے منسوب ہونا کتنی بہترین نسبت اور فضیلت ہے۔

انھوں نے دین اسلام کی تبلیغ کی اور لوگوں کوعذاب الٰھی سے ڈرایا، اورشرک پھیلانے والوں کا سد باب کیا ان کی گردنوں پرشمشیرعدالت رکھی اورحق دبانے والوں کا گلا دبا دیا تاکہ شرک سے پرہیز کریں اور توحید وعدالت کوقبول کریں۔

اپنی وعظ و نصیحت کے ذریعہ خداکی طرف دعوت دی،بتوں کو توڑا اور ان کے سروں کوکچل دیا،کفار نے شکست کھائی اورمنھ پھیر کر بھاگے ،کفر کی تاریکیاں دور ہوگئیں اورحق مکمل طور سے واضح ہوگیا،دین کے رھبر کی زبان گویا ہوئی اورشیاطین کی زبانوں پر تالے پڑگئے ، نفاق کے پیروکار ھلاکت و سر گردانی کے قعر عمیق میں جا گرے کفر و اختلاف اور نفاق کے مضبوط بندھن ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔

(اور تم اہلبیت (ع) کی وجہ سے) کلمہ شھادت زبان پر جاری کرکے لوگوں کی نظروں میں سرخ رو ہوگئے ،درحالانکہ تم دوزخ کے دھانے پر اس حالت میں کھڑے تھے کہ جیسے پیاسے شخص کے لئے پانی کا ایک گھونٹ اور بھو کے شخص کے لئے روٹی کا ایک تر لقمہ، اور تمھارے لئے شعلہ جہنم اس راہ گیر کی طرح جستجو میں تھا جو اپنا راستہ تلاش کرنے کے لئے آگ کی راہنمائی چاہتا ہے۔

فانقذکم اللّٰہ تبارک وتعالیٰ بابی محمد(صلی اللّٰہ علیه آله وسلم) بعد اللتیا والتی،و بعد ان مُنی ببُهم الرجال

وذوبان العرب ومردة اهل الکتاب (کلما اوقدوانارا للحرب اطفأها اللّٰہ)(۴)

او نجم قرن الشیطان ،او فغرت فاغرة من المشرکین قذف اخاہ علیاًفی لهواتها،فلا ینکفیء حتی یطأجناحها باخمصه ،ویخمد لهبها بسیفه مکدودا فی ذات اللّٰہ، مجتهدَا فی امر اللّٰہ قریباً من رسول اللّٰہ ،سیدا فی اولیاء اللّٰہ، مشمّرا ناصحاً ،مجداً کادحاً لاتاخذہ فی اللّٰہ لومة لائم وانتم فی رفا هیة من العیش وادعون فاکهون ، آمنون تتربصون بنا الدوائر، وتتوکفون الاخبار ،وتنکصون عند النّزال،وتفرون من القتال

تم قبائل کے نحس پنجوںکی سخت گرفت میں تھے گندا پانی پیتے تھے اور حیوانوں کو کھال سمیت کھا لیتے تھے،اور دوسروں کے نزدیک ذلیل وخوارتھے اوراردگردکے قبائل سے ہم یشہ ہراساں تھے۔

یہاں تک خدا نے میرے پدر بزرگوار محمد مصطفےٰ (ص)کے سبب ان تمام چھوٹی بڑی مشکلات کے باوجود جو انہیں درپیش تھی ،تم کو نجات دی، حالانکہ میرے باپ کو عرب کے بھیڑئے نما افراد اور اہل کتاب کے سرکشوں سے واسطہ تھا ”لیکن جتنا وہ جنگ کی آگ کو بھڑ کا تے تھے خدا اسے خاموش کر دتیا تھا“ اور جب کو ئی شیاطین میں سے سر اٹھا تا یا مشرکوں میں سے کوئی بھی زبان کھولتاتھا توحضرت محمد اپنے بھائی (علی) کوان سے مقابلہ کے لئے بھیج دیتے تھے، اورعلی (ع)اپنی طاقت وتوانائی سے ان کو نیست ونابود کردیتے تھے اور جب تک ان کی طرف سے روشن کی گئی آگ کو اپنی تلوارسے خاموش نہ کردیتے میدان جنگ سے واپس نہ ہوتے تھے۔

(وہ علی (ع)) جو اللہ کی رضا کے لئے ان تمام سختیوں کا تحمل کرتے رہے اورخدا کی راہ میں جہاد کرتے رہے ،رسول اللہ(ص)کے نزدیک ترین فرد اور اولیاء اللہ کے سردار تھے ہم یشہ جہاد کے لئے آمادہ اور نصیحت کرنے کے لئے جستجو میں رہتے تھے، لیکن تم اس حالت میں آرام کے ساتھ خوش وخرم زندگی گزارتے تھے،(اور ہمارے لئے کسی بری) خبرکے منتظررھتے تھے اوردشمن کے مقابلہ سے پرہیز کرتے تھے نیز جنگ کے وقت میدان سے فرارہوجایا کرتے تھے ۔

فلما اختار اللّٰہ لنبیّه دار انبیائه وماوی اصفیائه، ظهرت فیکم حسیکةُ النفاق،وسمل جلباب الدین ،ونطق کاظم الغاوین ،ونبغ خامل الاقلین ،وهدر فنیق المبطلین، فخطر فی عرصاتکم ، واطلع الشیطان راسه من مغرزہ هاتفا بکم،فالفاکم لدعوته مستجیبین ، وللعزة فیه ملاحظین ،ثم استنهضکم فوجدکم خفافا واحمشکم فالفاکم غضابا ، فوسمتم غیر ابلکم ،واوردتم غیر مشربکم، هذا والعهد قریب، والکلم رحیب، والجرح لما یندمل، والرسول لما یقبر،ابتداراً زعمتم خوف الفتنة(۵)

فهیهات منکم وکیف بکم وانی توٴفکون ، و هذا کتاب اللّٰہ بین اظهرکم، اٴمورہ ظاهرة، واحکامه زاهرة، واعلامه باهرة وزواجرہُ لائحة واوامرہ واضحة قد خلفتموہ وراء ظهورکم ارغبة عنه تریدون؟ ام بغیرہ تحکمون ؟ (بئس للظالمین بدلا)(۶)

جب خدا نے اپنے رسولوں اور پیغمبروں کی منزلت کو اپنے حبیب کے لئے منتخب کرلیا، تو تمھارے اندر کینہ اور نفاق ظاھر ہوگیا،لباس دین کہنہ ہوگیا اور گمراہ لوگوں کے سِلے منہ گھل گئے، پست لوگوںنے سر اٹھالیا، باطل کااونٹ بولنے لگا اور تمھارے اندر اپنی دم ھلانے لگا، شیطان نے اپنا سر کمین گاہ سے باھرنکالا اورتمھیں اپنی طرف دعوت دی، تم کو اپنی دعوت قبول کرنے کے لئے آمادہ پایا ، وہ تم کو دھوکہ دینے کا منتظر تھا، اس نے ابھارا اورتم حرکت میں آگئے اس نے تمھیں غضبناک کیا، تم غضبناک ہوگئے وہ اونٹ جو تم میں سے نہیں تھا تم نے اسے علامت دار بناکر اس جگہ بٹھادیا جس کا وہ حق دار نہ تھا ،حالانکہ ابھی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی موت کوزیادہ وقت نہیں گزراتھا اور ہمارے زخم دل نہیں بھرے تھے ، زخموں کے شگاف بھرے نہیں تھے ،ابھی پیغمبر (ص)کو دفن بھی نہیں کیا تھا کہ تم نے فتنہ کے خوف کے بہانے سے خلافت پر قبضہ جمالیا ”لیکن خبرداررہو کہ تم فتنہ میں داخل ہوچکے ہو اور دوزخ نے کافروںکا احاطہ کرلیا ہے “۔

افسوس تمھیں کیا ہوگیا ہے اور تم نے کونسی ڈگراختیارکرلی ہے حالانکہ اللہ کی کتاب تمھارے درمیان موجود ہے اوراس کے احکام واضح اوراس کے امرونھی ظاھرھیں تم نے قرآن کی مخالفت کی اور اسے پس پشت ڈال دیا، کیا تم قرآن سے روگردانی اختیارکرنا چاہتے ہو؟

یا قرآن کے علاوہ کسی دوسری چیز سے فیصلہ کرنا چاہتے ہو؟

”ظالمین کے لئے کس قدر برا بدلا ہے“

(ومن یبتغ غیرالاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرة من الخاسرین) (۷)

ثمّ لم تلبثو ا الا ریث ان تسکن نفرتھا ،ویسلس قیادھا ،ثمّ اخذتم تورون وقدتھا وتھیجون جمرتھا، وتستجیبون لھتاف الشیطان الغویّ واطفاء انوار الدین الجلی وإھمال سنن النبی الصفی، تشربون حسواً فی ارتغاء وتمشون لاھلہ وولد ہ فی الخمرة والضراء ،ویصیر منکم علیٰ مثل حزّالمدیٰ،وَوُخْزالسنان فی الحشاء

وانتم الان تزعمون ان لا ارث لی من ابی (افحکم الجاھلیة تبغون ومن احسن من اللّٰہ حکماً لقوم یوقنون) (۸)

افلا تعلمون،! بلیٰ قد تجلی لکم کا الشمس الضاحیة انی ابنتہ

ائیَّھا المسلمون ! ا ٔ اُغلب علی ارثی؟

” جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو اختیا رکریگا اس کا دین قبول نہیں کیا جائیگا اورآخرت میں ایسا شخص سخت گھاٹے میں ہوگا ۔“

تم خلافت کے مسئلہ میں اتنا بھی صبرنہ کرسکے کہ خلافت کے اونٹ کی سرکشی خاموش ہوجائے اوراسکی قیادت آسان ہوجائے(تاکہ آسانی کے ساتھ اس کی مہار کو ھاتھوں میں لے لو) اس وقت تم نے آتش فتنہ کو روشن کردیا اور اس کے ایندھن کو اوپر نیچے کیا (تاکہ لکڑیاں خوب آگ پکڑلیں) اورشیطان کی دعوت کو قبول کرلیا اور دین کے چراغ اور سنت رسول(ص) کوخاموش کرنے میں مشغول ہوگئے ،تم ظاھر کچھ کرتے ہو لیکن تمھارے دلوں میں کچھ اور بھرا ہوا ہے۔

میں تمھارے کاموں پر اس طرح صبر کرتی ہوں جس طرح کسی پرچھری اورنیزے سے پیٹ میں زخم کردیا جاتا ہے، اور وہ اس پر صبر کرتا ہے ۔

تم لوگ گمان کر تے ہو کہ ہمارے لئے ارث نہیںھے، ؟! ” کیا تم سنت جاہلیت کو نہیں اپنا رہے ہو ؟!!

” کیا یہ لوگ (زمانہ) جاہلیت کے حکم کی تمنا رکھتے ہیں حالانکہ یقین کرنے والوں کے لئے حکم خدا سے بہتر کون ہوگا۔“

کیا تم نہیں جا نتے کہ صاحب ارث ہم ہیں، چنانچہ تم پرروزروشن کی طرح واضح ہے کہ میںرسول کی بیٹی ہوں، اے مسلمانو! کیا یہ صحیح ہے کہ میں اپنے ارث سے محروم رہو ں(اور تم میری خاموشی سے فا ئدہ اٹھاکر میرے ارث پر قبضہ جمالو۔)

یا ابن ابی قحافة أفی کتاب اللّٰہ ترث اباک ولا ارث ابی ؟(لقد جئت شیئا فریا)

افعلیٰ عمدٍ ترکتم کتاب اللّٰہ ونبذ تموہ وراء ظھور کم اذیقول:(وورث سلیمانُ داودَ) (۹)

وقال فیمااقتص من خبریحییٰ بن زکریا علیہ السلام اذ قال:(ربِّ ھب لی من لدنک ولیاًیرثنی ویرث من آل یعقوب) (۱۰)

وقال :(واولوالارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتاب اللّٰہ) (۱۱)

وقال :(یو صیکم اللّٰہ فی اولا دکم للذکرمثل حظ الانثیین) (۱۲)

وقال :(ان تـر ک خيـرا الوصـية للوالـدين والا قربيـن بـا لمعـروف حقاعلى المتقين) (١٣)

اے ابن ابی قحافہ ! کیا یہ کتاب خدا میں ہے کہ تم اپنے باپ سے میراث پاؤ اور ہم اپنے باپ کی میراث سے محروم رھیں، تم نے فدک سے متعلق میرے حق میں عجیب وغریب حکم لگایا ہے، اور علم وفہم کے با وجود قرآن کے دامن کو چھوڑدیا ، اس کو پس پشت ڈال دیا؟

کیا تم نے بھلادیا کہ خدا قرآن میں ارشاد فرماتا ہے <وورث سلیمان داود> ”جناب سلیمان نے جناب داود سے ارث لیا“، اورجناب یحی بن زکریاکے بارے میں ارشاد ہوتا ہے کہ انہوں نے دعا کی:

”بارِ الہی ! اپنی رحمت سے مجھے ایک فرزند عنایت فرما، جو میرا اورآل یعقوب کا وارث ہو“، نیز ارشاد ہوتا ہے: ” اور صاحبان قرابت خدا کی کتاب میں باہم ایک دوسرے کی (بہ نسبت دوسروں) زیادہ حق دار ہیں۔“ اسی طرح حکم ہوتا ہے کہ ” خدا تمھاری اولاد کے حق میں تم سے وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے “ ۔

نیز خداوندعالم نے ارشاد فرمایا:

”تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آکھڑی ہو بشرطیکہ وہ کچھ مال چھوڑجائے تو ماں باپ اور قرابت داروں کے لئے اچھی وصیت کرے ، جو خدا سے ڈرتے ہیں ان پر یہ ایک حق ہے۔“

وزعمتم ان لا حَظْوَۃ لی ولا ارث من ابی ، ولا رحم بیننا، اٴفخصّکم اللّٰہ بآیۃاخرج ابی منھا ؟ ام ھل تقولون ان اھل ملتین لا یتوارثان؟اولست انا وابی من اھل ملۃ واحدۃ؟ ام انتم اعلم بخصوص القرآن وعمومہ من ابی وابن عمی ؟

فدونکھا مخطو مۃ مر حو لۃ ، تکون معک فی قبرک، تلقاک یوم حشرک ،فنعم الحکم اللّٰہ، و نعم الزعیم محمد(صلی اللہ علیہ آلہ وسلم) والموعد القیامۃوعندالساعۃ یخسر المبطلون ولا ینفعکم اذ تندمون (ولکل نبامستقر) (١٤) (وسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحلّ علیہ عذاب مقیم) (١٥)

کیا تم گمان کرتے ہو کہ میرا اپنے باپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے اور مجھے ان سے میراث نہیں ملے گی ؟

کیا خداوندعالم نے ارث سے متعلق آیات کو تم ہی لوگوسے مخصوص کردیا ہے؟

اور میرے باپ کو ان آیات سے الگ کردیا ہے ؟

یا تم کھتے ہو کہ میرا اورمیرے باپ کا دوالگ الگ ملتوں سے تعلق ہے ؟

لہٰذا ایک دوسرے سے ارث نہیں لے سکتے۔

آیا تم لوگ میرے پدربزرگوار اور شوھر نامدارسے زیادہ قرآن کے معنیٰ ومفاھیم ،عموم وخصوص اورمحکم ومتشابہات کوجانتے ہو ؟

تم نے فدک اور خلافت کے مسئلہ کو اونٹ کی طرح مہار کرلیا ہے اور اس کو آمادہ کرلیاھے جو قبر میں تمھاری ساتھ رہے گا اور روز قیامت ملاقات کریگا ۔

اس روز خدا بھترین حاکم ہوگا اور محمد بھترین زعیم ، ہمارے تمھارے لئے قیامت کا دن معین ہے وہاں پر تمھارا نقصان اور گھاٹا آشکار ہوجائےگا اور پشیمانی اس وقت کوئی فائدہ نہ پھونچائے گی،

” ہر چیزکے لئے ایک دن معین ہے“ ۔

” عنقریب ہی تم جان لوگے کہ عذاب الٰھی کتنا رسوا کنندہ ہے ؟

اور عذاب بھی ایسا کہ جس سے کبھی چھٹکارا نہیں“۔

---

(۱) سورہ آل عمران آیت ۱۰۲

(۲) سورہ فاطر-آیت ۲۸

(۳) سورہ توبہ آیت ۱۲۸

(۴) سورہ مائدہ آیت ٦۴

(۵)ألا فی الفتنة سقطوا وان جهنم لمحيطة بالكافرين ۔ (سورہ توبہ ۴۹)

(٦) سورہ کہف آیت ۵۰

(۷) سورہ آل عمران آیت ۸۵

(۸) سورہ مائدہ آیت ۵۰

(۹) سورہ نمل ،آیت١٦

(۱۰) سورہ مریم ،آیت ۴ و٦

(۱۱) سورہ انفال،آیت ۷۵

(۱۲) سورہ نساء، آیت

(۱۳) سورہ بقرہ،آیت ۱۸۰

(۱۴) سورہ انعام، آیت ٦۷

(۱۵) سورہ ہود آیت۳۹

اس کتاب کی PDF پی ڈی ایف کا لنک

http://alhassanain.org/urdu/?com=book&id=177&view=download&format=pdf